السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص کسی معصیت اور ناجائز امر کی وصیت کرے تو اس کی وہ وصیت شرعاً معتبر اور قابل نفاذ ہوگی یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسی وصیت شرعاً معتبر اور قابل نفاذ نہ ہوگی اس لیے کہ ایسی وصیت کے نافذ کرنے سے تقریر معصیت پائی جاتی ہے جو شخص ناجائز ہے ہدایہ میں ہے۔

"الوصیة بالمعصیة باطلة لما فی تنفیذہا من تقریر المعصیة"[1]

معصیت کی وصیت باطل اور ناجائز ہے کیوں کہ اس کے نافذ کرنے سے تقریر معصیت پائی جاتی ہے) ہاں اگر ایسی وصیت کو تبدیل کردیں۔ (یعنی بجائے معصیت کے طاعت قائم کردیں) تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَمَن خافَ مِن موصٍ جَنَفًا أَو إِثمًا فَأَصلَحَ بَينَهُم فَلا إِثمَ عَلَيهِ ... ١٨٢ ... سورة البقرة

''پھر جو شخص کسی وصیت کرنے والے سے کسی قسم کی طرف داری یا گناہ سے ڈرے پس ان کے درمیان اصلاح کردے تو اس پر کوئی گناہ نہیں یقیناً اللہ بے حد بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔''

تفسیر فتح البیان میں ہے۔

"قال القرطبی: لا خلاف انہ اذا اوصیٰ بما لا یجوز مثل ان یوصی بخمر او خنزیر او بشئی من المعاصی انہ یجوز تبدیلہ ولا یجوز امضاؤہ کما لا یجوز امضاء ما زاد علی الثلث قالہ ابو عمرو"[2]

(امام قرطبی رحمة اللہ علیہ نے کہا ہے ابو عمرو نے کہا ہے کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ جب وہ وصیت کرنے والا) کسی ناجائز کام کی وصیت کرے جیسے وہ شراب یا خنزیر یا کسی معصیت کی وصیت کرے تو اسے تبدیل کرنا جائز ہے اسے جاری کرنا جائز نہیں ہے جیسے تہائی مال سے زیادہ کی گئی وصیت کو نافذ کرنا ناجائز ہے)

---

[1] الهداية (٢٥٦/٤)

[2] فتح البیان (٣٦٠/١)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الوصایا، صفحہ: 733

محدث فتویٰ